



## سوال

(212) صدقہ فطر کی مقدار اور اوقات

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر کیوں ادا کیا جاتا ہے، اس کی کتنی مقدار ہے، کیا اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے؟ کتاب و سنت سے جواب دیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر ادا کرنے میں شریعت نے یہ حکمت رکھی ہے کہ اس کی ادائیگی سے غریب لوگوں کے کھانے کا بندوبست ہو جاتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ روزہ کے دوران جو لغویات یا بے ہودہ اقوال و افعال سرزد ہو جاتے ہیں، ان کا کفارہ بن جاتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض قرار دیا ہے، اس سے روزہ داران لغویات اور بے حیائی پر مبنی اقوال و افعال کے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے جو اس سے دوران روزہ سرزد ہوتے ہیں اور مساکین کے لیے کھانے کا بندوبست بھی ہو جاتا ہے۔ [1]

اس کی مقدار ایک صاع ہے جو اشیاء خوردنی سے ادا کی جائے، رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ غلام پر بھی، آزاد پر بھی، مرد پر بھی عورت پر بھی، الغرض آپ نے مسلمانوں میں سے ہر چھوٹے بڑے پر اس کو فرض قرار دیا ہے۔ [2]

رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی قیمت ادا کرنا ثابت نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی روزانہ بازار سے غلہ خرید کر اپنی خوراک کا بندوبست کرتا ہے تو ایسا شخص اس کی قیمت ادا کر سکتا ہے۔ صاع کی مقدار موجودہ وزن کے لحاظ سے دو کلو سو گرام ہے۔ ویسے بہتر ہے کہ صدقہ فطر پیمانہ سے ادا کیا جائے جو رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے صاع اور مد کے پیمانے سعودی سے مل جاتے ہیں انہیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ (وا علم)

[1] البوداود، الصوم: ۶۰۹۔

[2] صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۱۵۰۳۔



## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 197

محدث فتویٰ